REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) / نئے ۱۰ پیسے

۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۲۶ نبوت ۱۳۴۰ ہش ‖ ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۲۷۴

عالمی جنگ کا خطرہ اتنا سنگین نہیں ہے جتنا عام طور پر خیال کیا جاتا ہے

عالمی ترک اسلحہ کا تصور ایک حقیقت بن کر رہے گا۔ امریکہ کے سابق صدر آئزن ہاور کا بیان

نیویارک ۲۵ نومبر۔ امریکہ کے سابق صدر جنرل آئزن ہاور نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جنگ کا خطرہ اتنا سنگین نہیں جتنا عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ سابق صدر نے یہ توقع ظاہر کی کہ وہ عالمی ترک اسلحہ کا تصور زود یا بدیر ایک حقیقت بن کر رہے گا۔ جنرل آئزن ہاور نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ امریکہ اور روس کے پاس جو تباہ کن آلات ہیں۔ ان کی موجودگی میں کوئی ملک بھی عالمی جنگ کے ذریعہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ سابق صدر امریکہ نے کہا جوں جوں روسی عوام کا معیار زندگی بلند ہوگا، روس میں عالمی ترک اسلحہ کی خواہش میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اسی طرح ایک دن ایسا بھی آئیگا۔ جب امریکہ ان کے لئے روسی عوام سے براہ راست اپیل کر سکے گا۔ یہ صورت اس وقت ممکن ہوگی جب ہم ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام میں رخنہ ڈالنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیں گے۔

جنرل آئزن ہاور نے کہا کہ مغربی طاقتیں کوئی جارحانہ عزائم نہیں رکھتیں، چنانچہ وہ روس سے ترک اسلحہ کی گفت وشنید برابر جاری رکھ رہی ہیں اگر اس سلسلہ میں کچھ کامیابی حاصل ہوگئی، تو بعد میں یہ مزید کامیابیوں کے لئے راستہ ہموار کر دیگی جس سے عالمی ترک اسلحہ کا تصور ایک حقیقت بن جائے گا۔ سابق صدر امریکہ نے کہا کہ کمیونسٹوں نے برلن میں جو دیوار کھڑی کر رکھی ہے۔ اسے جنگ کا خطرہ مول لے کر ہی مسمار کیا جا سکتا ہے۔ ویسے اس دیوار کی تعمیر روس کی طرف سے اپنی کمزوری کا اعتراف ہے۔

قریب مستقبل میں چینی پر سے کنٹرول اٹھنے کا امکان

اس کے نتیجہ میں مارکیٹ پر خوشگوار اثر پڑنے کی توقع

راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ اس بات کا امکان ہے کہ قریب مستقبل میں چینی پر سے کنٹرول اٹھا لیا جائے گا۔ حکومت برآمدی بونس سکیم کے تحت تجارتی بنیادوں پر چینی درآمد کرنے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ حکومت نے چینی پر سے جزوی طور پر پہلے ہی کنٹرول اٹھا لیا ہے۔ اور چینی تیار کرنے والے کارخانوں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دلانے کے لئے انہیں اجازت دے دی ہے کہ وہ اپنی فاضل پیداوار کو کھلی منڈیوں میں فروخت کر سکتے ہیں۔ تجارتی حلقوں کا خیال ہے کہ برآمدی بونس سکیم کے تحت چینی کی درآمد کے نتیجہ میں درآمد شدہ چینی اور ملک کے اندر تیار ہونے والی چینی کی قیمت مناسب اور معقول سطح پر آ جائے گی۔

فن لینڈ اور روس کے سربراہوں کی بات چیت

ماسکو ۲۵ نومبر۔ سائبیریا میں نووسی برسک کے مقام پر فن لینڈ کے صدر نے روس کے وزیر اعظم سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ بات چیت کا آغاز روس کی تحریک پر ہوا تھا۔ جس نے تجویز پیش کی تھی کہ مغربی جرمنی اور اس کے دوستوں کی سرگرمیوں سے بالٹک کے علاقہ کے لئے جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے، روس اور فن لینڈ اس سے عہدہ برآ ہونے کے سلسلہ میں آپس میں بات چیت کریں۔ حکومت روس نے دونوں ملکوں کے دوستی اور باہمی امداد کے معاہدہ کے تحت یہ بات چیت شروع کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔

انڈیا آفس لائبریری

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ بھارتی وزیر سائنسی و ثقافتی امور ہمایوں کبیر نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ انڈیا آفس لائبریری کے بارے میں بھارت اور برطانیہ کی حکومتوں میں مذاکرات ابھی مکمل نہیں ہوئے۔ آپ نے ان مذاکرات کی تفصیل بتانے سے انکار کر دیا۔

کشتی الٹنے سے ۲۷ افراد ڈوب گئے

سورت گجرات ۲۵ نومبر۔ سورت سے قریباً ۴۶ میل دور دریائے نربدا میں ایک کشتی (جس میں ۱۳۰ مسافر سوار تھے) الٹ گئی۔ مسافر ایک مذہبی میلہ میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ خدشہ ہے کہ اس حادثہ میں ۲۷ افراد ڈوب گئے ہیں۔

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہمارا مالی سال ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ختم ہو رہا ہے اس لئے جملہ امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ تحریک وقف جدید کو پوری طرح کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ اور سال رواں کا چندہ سو فیصدی وصول کر لیں۔ انسپکٹران و معلمین مقامی عہدہ داران سے تعاون کریں۔ تاکہ سال چہارم کا تمام بقایا وصول ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور بعد نماز عصر سیر کی غرض سے کچھ وقت کے لئے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک مجلس مذاکرہ

ربوہ ۲۵ نومبر۔ انشاء اللہ العزیز آج مورخہ ۲۵ نومبر بروز ہفتہ شام کے سوا چھ بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کے نمائندگان سٹاف۔ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر محترم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب "احمدی اساتذہ اور طلباء کی مخصوص ذمہ واریاں" کے موضوع پر مقالہ جات پڑھیں گے۔

تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور طلباء سے خصوصی گزارش ہے کہ وہ اس اہم اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

بھارت میں عام انتخابات

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا کہ ملک میں تیسرے عام انتخابات ۲۰ سے ۲۵ فروری تک ہوں گے اور نتائج کا اعلان ۲ مارچ تک کر دیا جائے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء

تجدید و احیائے دین

آج مسلمانوں کی بے عملی اور جمود کی وجہ سے اسلام پر ایسا زمانہ آیا ہوا ہے کہ ساری دنیا اس کے مٹانے کے لئے کھڑی ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج مسلمان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یعنی مراکو سے لے کر چین تک اور روس سے لے کر انڈونیشیا تک مسلمان ہی مسلمان اقوام آباد ہیں۔ افریقہ۔ دونوں امریکاؤں میں بھی مسلمان بکثرت پائے جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی صحیح تعداد ابھی تک شمار میں نہیں آسکی۔ اگر کوئی اسلامی جماعت اہتمام کرے۔ اور تمام دنیا کے ممالک کی آبادی کے اعداد و شمار مذہب وار معلوم کر کے مسلمانوں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ تو اس میں بہت سا وقت اور روپیہ درکار ہوگا۔ جو مسلمان شاید اس وقت جتنا کر سکیں۔

الغرض مسلمانوں کی دنیا میں اتنی تعداد ہے کہ اس کا شمار بھی مشکل ہے۔ مگر اس کے باوجود آج تمام مسلمان اقوام ابتری کی حالت میں ہیں۔ اور دوسری اقوام کے سامنے ان کا تمام وقار زائل ہو چکا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مسلمان اسلامی تعلیمات کو چھوڑ چکے ہیں۔ وہ اپنے اخلاقی معیار سے گر چکے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں میں اسلامی اخلاق پر عمل کرنے والے باقی نہیں رہے۔ تاہم ایسے لوگوں کی تعداد اتنی کم ہے کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور یہ اکثریت سے اندازہ لگانے کا یہ ہمارا خیال نہیں ہے بلکہ کسی اسلامی اخبار کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اس میں مسلمانوں کی بری حالت کا نقشہ نہایت تاریک رنگوں میں کھینچا گیا ہوگا۔ سینکڑوں کتابیں، پمفلٹ اور مضامین مسلمانوں کی تباہ حالی کے متعلق شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور درد دل رکھنے والے انسان اسلام اور مسلمانوں پر آنسو بہاتے ہیں یہ بات اس قدر واضح ہے کہ کوئی دینی اخبار آپ کو ایسا نہیں ملے گا جس میں یہ رونا نہ رویا گیا ہو۔ اور مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے کی تلقین نہ کی گئی ہو۔ چنانچہ ہم ایک دینی اخبار سے ایک اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔

"اس کا صحیح جواب صرف یہ ہے کہ اس ملک میں تجدید ایمان کی ایک زوردار جدوجہد مطلوب ہے جو خالصۃً ـــ اور ہم اس لفظ کو بڑی اہمیت سے استعمال کر رہے ہیں۔ ہر اعتبار سے خالصۃً ـــ طریق نبوت سے ہم آہنگ ہو۔ یعنی ایک ایسی جدوجہد جو قلوب کی دنیا بدل ڈالے۔ جو جذبات کا رخ پھیر دے جس سے ماحول یکسر تبدیل ہو جائے۔ اور جس کے نتیجہ میں دنیاوی زندگی اتنی حقیر ہو جائے کہ اس کے نشیب و فراز کی وقعت ہی ختم ہو جائے اور لوگ آخرت کے شیدائی اور متوالے بن جائیں۔

یہ انقلاب آفرین جدوجہد وعظ و تبلیغ کو پیشہ بنانے والے، تقریروں کا نقد معاوضہ طلب کرنے والے، کتابوں کو رائلٹی کی خاطر لکھنے والے، دین کی دعوت کو مال تجارت سمجھنے والے اور قلم و قرطاس کے ذریعہ مال و دولت سمیٹنے والے مبلغین دیکھتے ہی دیکھتے ہوتے ہیں یہ لوگ جتنے پرشکوہ الفاظ کے مجموعوں کو خطاب کریں گے۔ اور جس قدر ادب و بلاغت کا ٹھاٹھ اخبارات و جرائد اور اسٹیج و منبر سے فرمائیں گے۔ لوگ اتنی ہی دوری اسلام سے کرتے جائیں گے اور جس قدر رنگینی محفل ان کے بیان و اظہار سے ہوگی۔ اسلام کا چہرہ اتنا ہی پھیکا پڑتا جائے گا۔ یہ کام جب بھی ہوا ان لوگوں سے ہوگا جو اسلامی دعوت کے کام کو فرض منصبی سمجھ کر کریں گے۔ جو پیغمبروں کی اتباع میں ما اسئلکم علیہ من اجر کو جزو دعوت بنائیں گے۔ جو تجارت اور دعوت کے تضاد کو سمجھ کر اس میدان میں قدم رکھیں گے۔ اور جن کی زندگی چلتا پھرتا زندہ اور فعال اسلام ہوگی۔ یہ جو بات کہیں گے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوگی۔ اور دلوں میں حق کا تیر بنکر اتر جائیگی ان کی مجالست و صحبت زندگیوں کا رخ بدلنے کا موثر ذریعہ ہوگی۔ یہ الفاظ کے گورکھ دھندوں سے پاک بیان کے حامل ہوں گے۔ اور ان میں سے جو کچھ بھی بیان ہوں گے۔ ان کے سادہ الفاظ ادب و بلاغت سے مزین و آراستہ مقالات سے ہزاروں گنا زیادہ موثر ہوں گے۔

ہم انتہائی تاسف کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ہمارا محبوب ملک اس نوع کے داعیوں سے بڑی حد تک محروم ہے۔ ہم جوں جوں ملوں، کارخانوں، مارکیٹوں، بلڈنگوں کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اسی نسبت سے اسلام کی روحانیت سے محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جتنی دلچسپی ہماری الفاظ کے بناؤ سنگار اور لٹریچر کی آراستگی میں بڑھ رہی ہے۔ اتنی بے اثری ہماری "تبلیغی سعیوں" میں ترقی پذیر ہے۔ سوچئے کیا اس سے زیادہ، حیرت و موعظت ہم کہیں پائیں گے۔ کہ ہمارے ہاں ایسے اشخاص جماعتیں اور ادارے موجود رہے ہیں اور ہیں۔ جنہوں نے سینکڑوں صفحات کی تفاسیر لکھیں ہزاروں صفحات پر مشتمل لٹریچر شائع کیا۔ اور لاکھوں روپے کا تبلیغی کاروبار کیا۔ اور یہ کام سالہا سال تک ہوتا رہا اور ہو رہا ہے ہر سال کے اعداد و شمار پہلے سے زیادہ مرعوب کن ہوتے ہیں ـــ لیکن ان ساری کاوشوں کے نتیجہ میں متحدہ ہندوستان اور موجودہ بھارت و پاکستان کا ایک ہندو، ایک عیسائی۔ ایک سکھ اور ایک اچھوت بھی مسلمان نہیں ہوا"۔

اس عبارت میں جو کچھ کہا گیا ہے بہت صحیح ہے۔ کسی قوم کی اصلاح محض چمکیلی کتابیں اور دھواں دھار تقریروں سے نہ ہوئی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو مجاہدین قوم کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ہمہ تن ایسا ہی نمونہ بنکر کھڑے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس معاصر نے لفظوں میں پیش کیا ہے۔ یہ سب درست ہے۔ مگر ہم بڑے ادب سے معاصر سے سوال کرتے ہیں۔ کہ ایسے حالات کس طرح پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیا صرف اس طرح کہ ایسا ڈھنڈورا پھیر دیا جائے۔ اور ایسے لوگ اکٹھے ہو جائیں گے جیسے کہ معاصر چاہتا ہے۔ کیا دہائی دینے سے ایسے مجاہدین پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ معاصر کہتا ہے کہ

"یہ کام جب بھی ہوا ہے ان لوگوں سے ہوگا جو اسلامی دعوت کے کام کو فرض منصبی سمجھ کر کریں گے۔ جو پیغمبروں کی اتباع میں ما اسئلکم علیہ من اجر کو جزو دعوت بنائیں گے"۔

سوال ہے کہ کیا ایسے لوگ "منڈیوں" سے خریدے جا سکتے ہیں۔ یا بازاروں سے پکڑ کر لائے جا سکتے ہیں۔ یا گلی کوچوں سے اکٹھے کئے جا سکتے ہیں؟ سوال یہ نہیں ہے کہ ایسے لوگ ہی تجدید و احیائے دین کی مہم کامیابی سے چلا سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسے لوگ آئیں گے کہاں سے؟

کیا معاصر کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ کہ ایسے لوگ کبھی یونہی بغیر اللہ تعالیٰ کی براہ راست دخل اندازی کے دین کو مل گئے ہوں؟ ہمیں یقین ہے کہ معاصر ایک بھی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج جبکہ اسلام کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ اس پر ہر طرف سے کفر و الحاد و شرک کی افواج حملہ آور ہیں۔ اللہ تعالیٰ بالکل خاموش بیٹھا یہ تماشہ دیکھتا چلا جائے گا۔ اور وہ کچھ نہیں کرے گا۔ اور احیاء و تجدید کا کام ایسے لوگوں کے حوالہ کر دے گا جن کا ذکر معاصر نے کیا ہے۔ کہ وہ صرف طمع نفسانی اور تجارتی مفاد کی خاطر اسلامی لٹریچر شائع کرتے اور تقریریں اڑاتے ہیں۔ آخر بتایا جائے کہ جس طرح کے مخلصین معاصر چاہتا ہے۔ کیا کبھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ایسے مخلصین پیدا ہوئے ہیں؟

آیئے اب قرآن کریم سے اس کا جواب معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری عبادت کرنے میں تجھ سے ہی استعانت کرتے ہیں۔ دین میں اللہ تعالیٰ سے استعانت کے معنے کیا ہیں۔ یہی ہو سکتے ہیں تاکہ اے اللہ تعالیٰ دین اسلام بگڑ گیا ہے۔ ہم میں مصلحین بھی جو پیدا ہوتے ہیں۔ وہ تجارتی مفاد کی خاطر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے واعظین صرف لچھے دار الفاظ کے گورکھ دھندے وضع کرتے ہیں۔ اے خدا تو کوئی ایسا مصلح بھیج جو پورے اخلاص سے تیرے دین کی مدد کرے۔ جو اسلامی مہم کو تیری منشاء کے مطابق چلائے۔ جو ہمارے سامنے اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ رکھے۔ یہ دعا ہے۔ جو خود حکیم مطلق خالق کائنات رب العزت نے ہم کو سکھائی ہے۔ کہ ہم دین میں اس سے استعانت کریں۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں وعدہ فرمایا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ یعنی ہمیں نے اسلام کو نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ خطاب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو رہا ہے۔ پھر معاصر بتائے کہ آپ سے بڑا کون ہے۔ جو یہ دعوے کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر یہ کام کر کے دکھاؤں گا۔ میں منڈیوں سے بازاروں سے اور گلی کوچوں سے لوگ جمع کر کے تجدید و احیائے دین کی مہم چلاؤں گا۔ میں رائے عامہ سے دین کو کفر و الحاد و شرک پر غالب کر دوں گا۔ ایسا تو وہی کہہ سکتا ہے جو دین کا ایک حرف بھی نہیں جانتا۔ جو دین کی ابجد سے بھی ناواقف ہے۔ پھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عظیم الشان آیہ کریمہ کی تشریح بھی فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ احیائے تجدید اسلام کے لئے مجددین مبعوث فرمایا کرے گا۔ پھر قرآن کریم اور آپ کی پیشگوئیوں سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی وہ زمانہ ہے جب وہ مصلح اسلام کا وہ بطل عظیم مبعوث ہوگا جسکو مسیح موعود اور الامام المہدی کا نام دیا گیا ہے

آخری سوال یہ ہے کہ جب تجدید و احیائے دین کا سوال آتا ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو کیوں بھول جاتے ہیں۔ نہیں آپ تاریخ اسلام کو بھی فراموش کر دیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے برخلاف آپ ایسے مخلص مجاہدین پیدا کر سکتے ہیں تو پیدا کر کے دکھیئے۔ کروڑوں سالوں میں آپ پیدا نہیں کر سکیں گے۔ افسوس تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کام آپ کی آنکھوں کے سامنے بھی رکھ دیا ہے مگر آپ نہ صرف اس سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں بلکہ اسکو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسکو بزعم خود "فتنہ" کا نام دیکر دوسروں کو بھی سیدھے راستہ سے روک رہے ہیں جلدی نہ کیجئے سوچئے سوچئے اور پھر سوچئے کہ جماعت احمدیہ کیوں اسطرح کام کر رہی ہے جسطرح آپ دل سے تو چاہتے ہیں کہ ہونا چاہیئے مگر نہ آپ اور نہ کوئی دوسری جماعت ویسا کام کرتی ہے اور نہ کر سکتی ہے

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

○ ایمانیات میں صرف وعید کا ہی نہیں بلکہ مدارج کا بھی فرق ہوتا ہے۔

○ نمازوں میں جہراً اور سراً رکعتیں پڑھنے کی فلاسفی

فرمودہ ۵ جولائی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

ان ملفوظات کی پہلی قسط الفضل کے مصلح موعود نمبر مورخہ ۱۸؍ فروری ۱۹۶۱ء میں شائع کی جا چکی ہے اب بقیہ حصہ شائع کیا جا رہا ہے
یہ ملفوظات شعبۂ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے +

حضور نے فرمایا:-

سوال

دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں پر قرآن کریم کے نئے نئے معارف کھولتا رہتا ہے اور اس زمانہ میں آپ کا بھی یہی دعویٰ ہے

دریافت طلب امر یہ ہے

کہ جن آیات کے معنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر کھولے جائیں اگر کوئی شخص ان معنوں کو تسلیم نہ کرے تو کیا اس پر وعید لازم آتا ہے۔

جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے امور کیلئے وعید کے لفظ کا استعمال درحقیقت جوشیلی طبائع کی ایجاد ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں بات کو تب مانیں گے جب اسے نہ ماننے والوں کیلئے کوئی وعید ہوگا ورنہ ہم اسے ماننے کو تیار نہیں۔ مجھے یاد ہے جب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم فوت ہوئے تو میں نے اس بات کا اظہار کیا کہ گو انہوں نے میری بیعت نہیں کی تھی اور خلافت پر ایمان نہیں لائے تھے۔ مگر کوئی مخالفت بھی نہ کی تھی۔ اس لئے میں انکا جنازہ پڑھاؤں گا۔ اس پر بعض احمدیوں کی طرف سے

مجھے خطوط موصول ہوئے

کہ اگر ایسا ہے تو ہمیں بیعت سے کیا فائدہ ہوا جب کہ آپ ایک غیر مبائع کا جنازہ پڑھنے کو تیار ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کی فطرت اس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کسی امر کے متعلق کوئی وعید ہی ہو تب ہم مانیں گے ورنہ ہم اسے ماننے کے لئے تیار نہیں حالانکہ ایمانیات میں اور ثواب میں صرف وعید کا ہی فرق نہیں ہوتا بلکہ

مدارج کا بھی فرق ہوتا ہے

ایک طالب علم جو سکول میں پڑھنے کے لئے جاتا ہے وہ صرف اس بات کے لئے ہی کوشش نہیں کرتا کہ میں فیل ہونے سے بچ جاؤں بلکہ وہ اس بات کی بھی کوشش کرتا ہے کہ میں دوسروں سے آگے نکل جاؤں پس یہ ضروری نہیں کہ دنیا میں ہر کام کے لئے وعید ہی موجود ہو بلکہ مدارج کا فرق بھی بہت بھاری فرق ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنتیوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنت کے اندر ان میں سے بعض کے درجات اتنے بلند ہوں گے اور وہ تمہیں اس طرح دکھائی دیں گے جیسے تمہیں زمین پر سے ستارے نظر آتے ہیں اب کوئی شخص اگر یہ کہے کہ میں تو اتنی نیکی ہی کروں گا جو مجھے دوزخ سے بچالے تو بے شک وہ اتنی نیکی کرکے دوزخ کے عذاب سے بچ جائے گا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ

نیکی کی اصل غرض

دوزخ سے بچنا ہی ہے مگر وہ دیکھے گا کہ بعض جنتی اتنے بلند مقام پر ہوں گے کہ وہ اسے آسمان کے ستاروں کی مانند نظر آئیں گے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک وقت دوزخ پر ایسا آئے گا کہ اس کے اندر ایک بھی دوزخی نہ رہے گا اور وہ سب اپنی اپنی سزا بھگت کر باہر آجائیں گے اللہ تعالیٰ سب سے آخر میں ایک شخص کو دوزخ سے نکالے گا مگر اس کا منہ دوزخ کی طرف کرکے اسے کھڑا کر دیگا وہ بندہ کہے گا اے اللہ تو بڑا رحیم و کریم اور بخشش کرنے والا مہربان ہے تو مجھ پر اتنی مہربانی کر کہ

میرا منہ جنت کی طرف کردے

خدا تعالیٰ اس پر رحم کرتے ہوئے اس کی اس خواہش کو پورا کر دے گا۔ کچھ دن وہ اسی طرح رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے کچھ فاصلہ پر ایک سرسبز درخت سایہ دار پیدا کر دے گا۔ وہ شخص جب اس درخت کو دیکھیگا تو کہیگا اے خدا میں نے ارادہ تو کیا تھا کہ اب کوئی اور سوال تیرے سامنے نہیں کروں گا مگر مجھ پر رحم کرتے ہوئے مجھے اس سامنے والے درخت کے نیچے پہنچا دے اللہ تعالیٰ اسے درخت کے نیچے پہنچا دے گا اور وہ انسان کہیگا میرے جیسا خوش قسمت انسان اور کوئی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس سرسبز درخت کے نیچے جگہ پائی ہے اللہ تعالیٰ کچھ دنوں کے بعد ایک اور درخت اگائے گا جو پہلے سے بھی زیادہ سرسبز ہوگا اور اس کے نیچے ایک چشمہ بہہ رہا ہوگا وہ بندہ کہیگا اے خدا

مَیں نے وعدہ تو کیا تھا

کہ اب کوئی اور سوال تیرے سامنے نہیں کرونگا مگر اے خدا کیا تیری بادشاہت میں فرق آجائے گا اگر تو مجھ پر رحم کرکے میری اس آخری خواہش کو بھی پورا کر دے کہ مجھے اس سامنے والے درخت کے نیچے جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا اچھا تمہاری یہ خواہش بھی پوری کی جاتی ہے مگر اب تو کچھ اور نہ مانگو گے؟ وہ کہیگا اے خدا اب میں کچھ اور نہیں مانگوں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایک اور درخت پیدا کر دے گا جو پہلے سارے درختوں سے زیادہ سرسبز اور شاداب ہوگا۔ وہ بندہ اسے دیکھ کر پھر خدا تعالیٰ سے عرض کرے گا کہ مجھے اس درخت کے نیچے پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا تو نے تو وعدہ کیا تھا کہ اب کوئی اور خواہش نہ کروں گا مگر اب تو مانگتا ہی چلا جاتا ہے بندہ کہے گا اے میرے خدا مجھ سے برداشت نہیں ہوسکتا اور جب میں پہلے سے زیادہ سرسبز درخت کو دیکھتا ہوں تو میں اسکے سایہ میں پہنچنے کی خواہش کرتا ہوں اسی طرح اُسے جنت نظر آجائے گی تو خدا تعالیٰ کے سامنے عرضگذار ہوگا کہ اے خدا میں نے وعدہ تو کیا تھا کہ میں اب کوئی اور خواہش نہیں کروں گا مگر مجھ سے رہا نہیں جاتا میں یہ تو نہیں کہتا کہ تو مجھے جنت کے اندر داخل کر دے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے اسکے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا

میرا بندہ کتنا حریص ہے،

کہ اسے اپنے وعدوں کا بھی پاس نہیں یہ کہکر خدا تعالیٰ اسے کہے گا۔ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے تیرا جی چاہے داخل ہو جا۔ اب دیکھو مدارج کی خواہش تو فطرت انسانی کے اندر رکھی گئی ہے اس میں وعید کا کیا سوال ہے۔ پس یہ سوال کہ کوئی ان معنوں کو جو مجھ پر منکشف ہوتے ہیں نہ مانے تو اسکے لئے کیا وعید ہے بالکل غلط ہے۔ ایک شخص جو مجھے راستباز مانیگا کیا میرے یہ کہنے پر کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں آیت کے معنے الہاماً سکھائے ہیں وہ کہیگا کہ اس کا الہام جھوٹا ہے یہ باتیں تو عقل کے خلاف ہیں اور کوئی معقول انسان ایسی باتیں کرہی نہیں سکتا۔ ہاں اگر کوئی کرے تو ہم کہیں گے کہ اگر نہ مانو گے تو ماننے والوں سے مدارج میں کم ہو جاؤ گے اور ایک مومن کے لئے تو سب سے ضروری سوال مدارج کا ہی ہوتا ہے کہ فلاں کام کرنے سے کیا درجہ ملے گا۔ اور جب کوئی درجہ مل رہا ہو مومن اسے ضائع نہیں جانے دیتا۔ پس مومن کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ روحانیت کے مقام کی طرف نظر رکھے وعید کی طرف نہ جائے۔

سوال

تیسرا سوال اس دوست نے یہ کیا کہ نماز مغرب کی پہلی دو رکعتیں جہراً پڑھی جاتی ہیں اور ایک سراً عشاء کی پہلی دو رکعتیں جہراً اور پچھلی دو سراً۔ نماز فجر کی دونوں رکعتیں جہراً پھر نماز ظہر و عصر کی دونوں نمازیں سراً پڑھی جاتی ہیں اس کی فلاسفی بیان کی جائے۔

جواب

مَیں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ

نماز کی اصل غرض

خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے جو ذرائع ہیں وہ کئی قسم کے ہیں ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ منفردانہ باتیں کرتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز کو خدا تعالیٰ کے ساتھ باتیں کرنا قرار دیا ہے۔ دوسرا ذریعہ یہ ہوتا ہے کہ جماعتی طور پر خدا تعالیٰ سے باتیں کی جائیں اس کیلئے نماز باجماعت کا حکم ہے۔ جماعتی طور پر خدا تعالیٰ

کے ساتھ باتیں کرنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کی حالت کبھی تو سوز و گداز کی ہوتی ہے اور کبھی ٹھنڈی ہوتی ہے جب اس کی حالت سوز و گداز کی ہو تو کسی دوسرے کا دخل اسے ناگوار ہوتا ہے اور جب اس کی اپنی حالت ٹھنڈی ہو تو دوسرے کا سوز و گداز اس کے اندر سوز و گداز پیدا کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب مسجد میں اجتماعی دعا ہو رہی ہوتی ہے تو ایک شخص جس کے اندر زیادہ سوز و گداز ہوتا ہے چیخ مار کر رو پڑتا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ اس کے سوز و گداز کو دیکھ کر اس کے ساتھ والوں کے اندر بھی جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بھی رونے لگ جاتے ہیں۔ اب دیکھو ان کے اندر تو سوز و گداز نہیں ہوتا مگر جب ایک شخص کے سوز و گداز کو دیکھتے ہیں تو ان کے اندر بھی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قوالی وغیرہ کے مواقع پر جب ایک شخص جوش میں آ کر سر مارنے اور کودنے لگ جاتا ہے تو اسے دیکھ کر دوسرے بھی کودنے لگ جاتے ہیں۔ پس یہ دونوں چیزیں انسانی فطرت کے لئے ضروری ہیں۔ نماز کا بالجہر ادا کرنا بھی ضروری ہے اور سراً ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ کبھی تو انسان کو خلوت میں مزا آتا ہے اور کبھی اسے جلوت میں مزا آتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نمازوں میں دونوں حالتیں رکھی ہیں اور ان دونوں کو بیک وقت جمع کر دیا گیا ہے تا کہ خلوت سے فائدہ اٹھانے والا خلوت سے مستفید ہو سکے اور جلوت سے فائدہ اٹھانے والا جلوت سے مستفید ہو سکے۔ جلوت نماز کی بالجہر رکعتوں میں ہوتی ہے اور خلوت دوسری رکعتوں میں ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کا کچھ حصہ جہری رکھ دیا ہے اور کچھ سری۔ جس وقت امام جہر سے قرآن کریم پڑھ رہا ہوتا ہے تو ان آیات کے مطالب کا اثر مقتدیوں پر پڑتا ہے اور جن مقتدیوں کی حالت سوز و گداز کی نہیں ہوتی بلکہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ وہ جب ان آیات کے مضامین اور معانی پر غور کرتے ہیں تو ان میں

سوز و گداز پیدا ہوتا ہے

اور نمازوں میں خلوت رکھ کر خدا تعالیٰ نے زیادہ جوش والے کو موقعہ دے دیا کہ وہ اپنا جوش نکال سکے پس جلوت اور خلوت دونوں اپنی اپنی جگہ بڑی بڑی حکمتیں رکھتی ہیں پھر نماز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس طرح کہ دن کی نمازیں کلی طور پر سراً اور رات کی نمازیں کچھ جہراً اور کچھ سراً رکھیں دن کو چونکہ شور ہوتا ہے اس لئے دن کی نمازیں سراً رکھی گئیں اور رات کو چونکہ سکون ہوتا ہے اس لئے رات کی نمازیں جہراً رکھی گئیں۔ دن کے وقت اذان کی آواز کو ہی دیکھ لو اتنی دور نہیں جا سکتی جتنی دور عشاء یا صبح کی اذان کی آواز جا سکتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ دن کے وقت فضاء میں سکون نہیں ہوتا اور رات کے وقت سکون ہوتا ہے پس دن کی نمازوں میں سراً کا حکم دیا اور رات کی نمازوں میں جہراً کا حکم دیا۔ پھر مغرب اور عشاء کی نمازوں کا کچھ حصہ سراً رکھ دیا کچھ حصہ جہراً۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے وقت

فضاء میں کامل سکون

نہیں ہوتا بلکہ کچھ آوازیں بلند ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے مغرب کی پہلی دو رکعتیں جہراً رکھ دیں اور پچھلی دو رکعتیں سراً رکھ دیں تا کہ جہراً اور سراً دونوں سے فائدہ اٹھایا جا سکے پھر صبح کی نماز کے وقت چونکہ کامل سکون ہوتا ہے اور سوائے نماز پڑھنے والے مسلمانوں کے باقی سب لوگ سو رہے ہوتے ہیں اور کسی قسم کا شور نہیں ہوتا۔ اس لئے فجر کی نماز کی جہراً رکھ دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے اندر خلوت اور جلوت دونوں حالتیں رکھ دیں تا کہ مقتدی امام کی مدد سے یا ایک دوسرے کی مدد سے اپنے اندر سوز و گداز اور جوش پیدا کر سکیں۔ جب ایک شخص اپنے سوز و گداز کی وجہ سے روئے تو باقی بھی اسے دیکھ کر اپنے اندر سوز و گداز پیدا کر سکیں۔ یا

امام کی بالجہر قرأت

سے قرآن کریم کی آیات پر غور کر کے جوش پیدا کر سکیں۔ دن اور رات کی نمازوں کی سترہ رکعتوں میں سے چھ جہراً رکھ دیں اور گیارہ سراً رکھ دیں۔ صبح کی نماز کے وقت چونکہ سکون اپنے کمال پر ہوتا ہے۔ اس لئے دونوں رکعتیں جہراً رکھ دیں۔ اور یہ دونوں رکعتیں خلوت کی بہت سی رکعتوں پر بھاری ہوتی ہیں۔ اس لئے بعض فقہا نے حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ میں وسطیٰ کا مصداق صبح کی نماز کو قرار دیا ہے اور اس لئے بھی کہ صبح کی نماز ساری کی ساری جہراً ہوتی ہے گو صبح کی نماز کے اندر بھی کچھ حصہ سراً ہے۔ جیسے رکوع یا سجود یا تشہد کی حالتیں سراً ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے نمازوں میں انفرادی اور اجتماعی دونوں حالتوں کا خیال رکھا ہے *

فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سجدہ میں دعا کی اہمیت

(مرتبہ شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء (مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے بہت ہی قریب ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ کی حالت میں ہو۔ اس لئے اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

تشریح:- سجدہ ظاہری اور جسمانی حالت میں مکمل انکساری اور تواضع کا نام ہے۔ جبکہ ایک مومن اپنے گھٹنوں کو زمین پر لگا دیتا ہے اور وہ اعضاء جن سے قوت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور بچھا دیتا ہے۔ اپنا دماغ، پیشانی، ناک، کان اور آنکھیں اور ہاتھ خدا تعالیٰ کے حضور گرا دیتا ہے۔ فخر، غرور اور انانیت کی ظاہری علامتوں کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سوا ہی جسم کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا جاتا ہے۔ انسان کے بہترین اعضاء جن سے اس کا اٹھنا بیٹھنا غور و فکر کرنا اور زندگی کے ہر شعبہ میں ان کو کام میں لانا لابدی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یہ حالت انتہائی پسند ہے۔ مگر باطنی رنگ میں یہ حالت اسی وقت ایجابی نتیجہ پیدا کر سکتی ہے جبکہ بندہ خدا تعالیٰ کے حضور انتہائی سوز اور رقت سے مناجات کرتے ہوئے اپنے قصوروں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اور انتہائی ندامت کا اظہار کرتے ہوئے معافی کی درخواست کرے۔ اپنی تمام مشکلات کو خدا تعالیٰ کے دربار میں پیش کرے یہ کیسی ہی مبارک اور خوشکن ساعت ہے جبکہ انسان کمال تواضع سے خدا تعالیٰ کے حضور گرگراتا ہوا دعا کر رہا ہوتا ہے اور فرشتے آمین آمین کہتے جاتے ہیں۔ اسلام میں دعا کا مسئلہ انتہائی دور رس فلسفہ پر مبنی ہے الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا تو عبادت کا مغز ہے نماز صرف چند حرکات کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ وصال ربانی کا نام ہے اور یہ وصال دعا سے ہی ہو سکتا ہے۔ دعا کرنے سے پہلے انسان کو اپنے اندر عظیم الشان ایمان اور ایقان پیدا کرنا ہوتا ہے اور اس جذبہ کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے پاکیزہ جذبات اور احساسات کو پیش کرتا ہے۔ اس وقت کے آنسو دل کی غلاظتوں اور کدورتوں کو کلیۃً دھو ڈالتے ہیں اور انسان اپنے اندر خاص مسرت اور انبساط محسوس کرتا ہے۔ اس امر کا اندازہ وہ اصحاب ذوق و شوق ہی کر سکتے ہیں جن کی روح کی غذا دعا ہوتی ہے اور یہ غذا ان کی زندگی کا جزو لاینفک ہو جاتی ہے *

امتحان میں کامیابی

یہ امر باعث خوشی ہے کہ عزیزم شیخ سعید احمد صاحب جو میرے نواسے ہیں اور عزیزم شیخ محمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر کے فرزند ہیں امسال ایم بی بی ایس کے امتحان میں ۱۱۰۰ نمبروں میں سے ۹۷۸ نمبر لیکر کامیاب ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیز موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت و اقبال کی لمبی عمر دے اور اسے خوش اخلاق کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(خاکسار شیخ محمد الدین سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱- میری والدہ اور میرا چچا زاد بھائی تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے (مبارک احمد ربوہ)

۲- مکرم احمد خان صاحب برادر خان محمد ایوب خان صاحب لمبے عرصہ سے بعارضہ دمہ و یرانا نزلہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۳- میرے والد صاحب عرصہ دراز سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد مشکلات اور آزمائشیں دور ختم کرے اور نیک دلی مرادیں بر لائے۔ آمین۔ (صالح محمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ

(از سید بشیر احمد صاحب آف قادیان حال جھنگ صدر)

ہماری والدہ ماجدہ حضرت منشی عبد الرحمٰن صاحب کپور تھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے) کی سب سے چھوٹی لڑکی اور محترم سید حسن شاہ صاحب اصحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ تھیں آپ ۱۱ر اپریل کو دن کے دو بجے بقضائے الٰہی اس جہان سے کوچ کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی نماز جنازہ اسی دن عشاء کی نماز کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع جھنگ نے پڑھائی۔ پھر اسی رات نعش کو بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز ۱۰½ بجے صبح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز کے بعد حضرت میاں صاحب نے جنازہ کو کندھا دیا اور پھر ۱۱ بجے کے قریب مرحومہ کو قطعہ صحابہ عام میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے دعا کرائی

مرحومہ صحابیہ تھیں اور ایک نہایت ہی مخلص خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ اکثر سنایا کرتی تھیں کہ والد صاحب (حضرت منشی عبد الرحمٰن صاحب رضی کپور تھلوی) فرمایا کرتے تھے کہ منشی ظفر احمد صاحب اور منشی اروڑے خانصاحب رضی دونوں میرے گہرے دوست تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعوےٰ سے قبل جانتے تھے اور اُن کے عقیدتمندوں میں سے تھے۔ ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور ہماری بیعت لے لیں۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی مجھے حکم نہیں ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور کو بیعت لینے کا حکم دیا تو حضور نے اعلان فرمایا کہ دوست استخارہ کر کے بیعت کریں۔ چنانچہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اور حضرت منشی اروڑے خاں صاحب والد صاحب کے پاس آئے اور فرمایا چلو بھئی حضور کی بیعت کریں۔ والد صاحب نے فرمایا کہ میرا سینہ بالکل صاف ہے اور شرح صدر ہے لیکن میں مسنون طریق سے استخارہ کر کے آتا ہوں۔ آپ لوگ جائیں۔ چنانچہ آپ نے استخارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عبد الرحمٰن چلو" آپ فوراً حضور کے پاس پہنچے اور بیعت کی۔

فرمایا کرتی تھیں کہ میں چھوٹی سی تھی کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمع حضرت ام المومنین صاحبہ کپور تھلہ تشریف لائے۔ ہم سب پالکی میں بیٹھ کر محترم عبد المجید خانصاحب کے گھر گئے وہاں میرے بھانجے حافظ محمود الحق صاحب سیڑھیوں میں گر گئے گھر میں شور مچ گیا کہ "محمود گر گئے محمود گر گئے" تو حضور جلدی سے باہر آئے دیکھا تو وہ آپ کے محمود نہ تھے۔ لیکن پھر بھی جلدی سے محمود الحق کو اٹھایا اور سارا جسم وغیرہ دیکھا۔ اور تھپکی دی۔

مرحومہ نماز کی از حد پابند تھیں۔ اور جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے۔ ہم دیکھتے آئے ہیں کہ اکثر حصہ رات کا نماز تہجد میں گزارتیں اشراق کی نماز۔ صلوٰۃ التسبیح ہمیشہ باقاعدگی سے پڑھتیں۔ اور گھر میں سب بچوں کو نماز کی پابندی کی تلقین فرماتیں۔ جب تک نظر ٹھیک رہی قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتی رہیں قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے پڑھتیں۔ اور جب نظر جاتی رہی تو گھر میں بچوں بڑوں سے فرماتیں کہ مجھے قرآن شریف سنایا کرو گھر میں کوئی بھی قرآن شریف پڑھتا تو فوراً اٹھ کر اس کے پاس آ جاتیں اور دوسروں کو خاموشی سے سننے کی تلقین کرتیں۔ مرحومہ کو دینی باتوں کے سننے کا عشق تھا۔ جو بھی کوئی قرآن کریم سناتا۔ اس کو بہت بہت دعائیں دیتیں۔ رات سونے سے قبل ہمیشہ سورہ الملک پڑھتیں اور فرماتیں کہ تم بھی یاد کرو کہ یہ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے گی۔ پھر آیۃ الکرسی پڑھ کر چاروں طرف پھونک مارتیں اور فرمایا کرتیں کہ اس طرح چوری کا خطرہ نہیں رہتا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں اور آپ کی وفات پر آپ کے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیوں کی کل تعداد ۵۹ تھی۔ اللّٰھم زد فزد

سلسلہ کی ہر تحریک میں ضرور حصہ لیتیں تحریک جدید دور اول میں باقاعدہ شامل ہوئیں اور اسی طرح پانچ ہزار مجاہدین میں شامل ہوئیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اب ہم اُن کی طرف سے تحریک جدید میں حصہ لیتے رہیں۔ آمین

قادیان دار الامان سے انہیں عشق تھا۔ اور اُن کی خواہش تھی کہ قادیان میں دفن ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ربوہ میں امانتاً دفن کرنا پڑا۔

مرحومہ کو حضرت مسیح الموعود علیہ السلام اور ان کی اولاد سے ایک خاص عشق تھا۔ قادیان میں ہم بچے ہی تھے لیکن ہمیں یاد ہے کہ کئی دفعہ حضرت ام المومنین رضی نے بہشتی مقبرہ کی سیر کے لئے آنا تو ہمارا گھر چونکہ محلہ ناصر آباد میں سڑک کے کنارے تھا اپنی چھڑی سے دروازہ کھٹکھٹانا اور زور سے السلام علیکم فرما کر اندر تشریف لاتیں۔ کبھی کھڑے کھڑے اور کبھی کبھی از راہِ کرم بیٹھ بھی جاتیں اور فرماتیں کہ "چلو امتل" سیر کو چلیں۔ ہماری والدہ صاحبہ فوراً برقع لے کر ہمراہ ہو لیتیں۔ اور بہشتی مقبرہ سے دعا کر کے واپس آتیں تو آتے ہوئے موتیا کے چند پھول ضرور لاتیں۔ موتیا کے پھولوں سے بہت لگاؤ تھا۔ اور دیر تک اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوتی رہتی تھیں۔

حضرت ام المومنین کی وفات پر بہت روئیں اور نظر کے نہ ہونے کی وجہ سے ربوہ نہ جا سکیں۔ ابھی وفات سے چند روز قبل حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی وفات کا سُن کر بہت ہی روئیں اور غم سے تیز بخار ہو گیا اُن کی وفات کا انہیں خاص اثر ہوا کیونکہ انہیں حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی کے خاندان سے بھی خاص تعلق تھا۔

آج تک آپ نے کوئی جلسہ سالانہ نہیں چھوڑا۔ ہم نے عرض کرنا کہ آپ کو نظر نہیں آتا صحت بھی کمزور ہے آپ کو تکلیف ہو گی۔ آپ جلسہ پر نہ جائیں مگر ہرگز نہ مانتیں اور ضرور جاتیں اور بچوں کے سہارے جلسہ گاہ تک پہنچ جاتیں — ان کو بھی ساتھ بٹھائے رکھتیں اور انہی کے ساتھ واپس جائے رہائش پر آ جاتیں۔ اور بہت دعائیں کرتیں لجنہ اماء اللہ کے ہر اجلاس میں شامل ہوتیں اور جب اجلاس ختم ہوتا اور دعا ہوتی تو حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی بلند آواز سے تاکید کرتیں۔

مرحومہ نے اپنی زندگی میں تمام حصہ وصیت ادا کر دیا تھا اور کوئی بقایا اپنے ذمہ نہیں چھوڑا۔ مرحومہ کا جنازہ غائب ۱۳ر اپریل ۶۱ء کو قادیان میں بھی پڑھایا گیا۔ آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان اور تمام احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ہماری والدہ ماجدہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے اور ان کی اولاد کو جو اب ان کی دُعا سے محروم ہو گئی ہے زیادہ سے زیادہ نیک بنائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور صبر جمیل عطا فرما دے۔

آمین ثم آمین

"لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونیکی کوشش نہ کریں"

زندگی کا اعتبار نہیں جس خدمت کا بھی موقعہ مل سکے اُسے غنیمت سمجھو

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ

تحریک جدید کے سال رواں کے لئے احباب جماعت کی طرف سے جو وعدہ جات موصول ہوئے ہیں ان کے مطالعہ سے ایک تاثر یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ بعض صاحب حیثیت احباب نے وعدہ کرتے وقت نہ اپنی مالی حیثیت کو ملحوظ رکھا ہے اور نہ ہی تحریک جدید کے زیر انتظام اشاعتِ اسلام کے بڑھتے ہوئے کاموں کو۔

صاحب حیثیت ہوتے ہوئے معمولی سی رقم کا وعدہ لکھوا دینا یا سال گذشتہ کے وعدہ پر ایک دو آنہ کا اضافہ کر دینا انہیں ان کی اصل ذمہ داری سے سبکدوش نہیں کر سکتا۔ اسی لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے قبل از وقت ہی جماعت کے نام ایک پیغام میں ارشاد فرمایا تھا۔

"پس دوستو اپنی ذمہ داری کو پہنچانو اور تبلیغ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دو۔ . . . . . جن دوستوں نے وعدہ تو لکھایا ہوا ہے مگر وعدہ ان کی حیثیت کے مطابق نہیں وہ اپنے وعدہ کی رقم بڑھا کر اپنے **اخلاص کا ثبوت دیں اور صرف لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی کوشش نہ کریں۔**"

ان ارشادات کے ساتھ حضرت صاحبزادہ محترم جناب نے امسال وعدہ بڑھانے میں ہمارے لئے نیک نمونہ بھی قائم فرمایا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال آنمحترم کا وعدہ ۱۱۱۰/- روپیہ کا تھا تو امسال آنمحترم نے ۱۱۲۵/- روپیہ کا وعدہ فرمایا مگر آنمحترم کو اس اضافہ پر بھی تسلی نہ ہوئی اور اب سال گذشتہ کے وعدہ پر ۹۰/- روپیہ کا اضافہ فرماتے ہوئے ۱۲۰۰/- روپیہ کا وعدہ مرحمت فرمایا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ وعدہ کے ساتھ حسب ذیل ایمان افروز کلمات بھی رقم فرمائے ہیں

"مجھے خیال آیا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں جس خدمت کا بھی زیادہ سے زیادہ موقعہ مل سکے اُسے غنیمت بلکہ فضل الٰہی جاننا چاہئیے سو میں اپنا سال ۲۸ کا وعدہ بڑھا کر ۱۲۰۰/- روپیہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں انشاء اللہ ادائیگی بھی جلد کر دوں گا۔"

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اشاعت اسلام سے متعلق ذمہ داری کو سمجھنے اور اسے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل)

امسال خدام اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کیونکر کر سکتے ہیں

وعدوں کو کم از کم ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر کرکے پیش کریں

جیسا کہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک پیغام سے واضح کیا گیا تھا کہ دفتر دوم کے وعدے امسال کم از کم پانچ لاکھ روپیہ تک پہنچنے چاہئیں۔ خدام کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف زبانی دعووں سے یہ منزل طے نہیں ہوگی۔ سال گذشتہ کی نسبت امسال وعدوں میں نمایاں اضافہ کرنے سے ہی یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ربوہ کے ایک خادم حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"پیارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کا وعدہ چونکہ آمد کے ۲۰ فیصدی معیار پر کرنے کی خواہش فرمائی ہے۔ یہ عاجز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کی تکمیل میں اپنا وعدہ ۵/۹ روپے کی بجائے ۱۸/- روپے کرتا ہے۔ جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اپنا عملی نمونہ پیش کریں اور وعدوں کو پانچ لاکھ تک لے جائیں۔"

(وکیل المال اوّل)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۴۳	احباب جماعت احمدیہ منٹگمری بذریعہ چوہدری نذیر احمد خاں صاحب	۵۵-۱۰
۶۴۴	مکرم چوہدری سلطان علی صاحب ڈھاکی ضلع شیخوپورہ	۰۰-۵
۶۴۵	" شیخ رحمت اللہ صاحب بنگوی وکالت مال تحریک جدید ربوہ	۰۰-۴
۶۴۶	" عبد الغفور صاحب نبی سر روڈ ضلع تھر پارکر سندھ	۰۰-۱۰
۶۴۷	" چوہدری فیض احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ	۰۰-۱۰
۶۴۸	" ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھی کراچی	۰۰-۳۰
۶۴۹	" محمد بشیر صاحب ڈسپنسر پڈاہن ضلع میرپور آزاد کشمیر	۰۰-۷
۶۵۰	" عبد الغفور صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سندھ	۰۰-۲۰
۶۵۱	" چوہدری محمد رفیع صاحب ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ	۰۰-۵
۶۵۲	" سید احمد شاہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ	۰۰-۵
۶۵۳	" حشمت اللہ صاحب چک ۳۹ جنوبی ضلع سرگودھا	۵۰-۵
۶۵۴	" حکیم محمد یعقوب صاحب گگو ضلع گجرات	۰۰-۴
۶۵۵	" بشیر احمد صاحب چک ۱۱۶ بہزراد ضلع بہاولپور	۰۰-۵
۶۵۶	" رشید احمد صاحب " " "	۰۰-۵
۶۵۷	" ناظم الدین صاحب " " "	۰۰-۵
۶۵۸	محترمہ اکبر بی بی صاحبہ " " "	۰۰-۵
۶۵۹	" خورشید بیگم صاحبہ زوجہ شیخ عبد الحق صاحب ماڈل ٹاؤن B بہاولپور	۰۰-۲۵
۶۶۰	احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ چوہدری نذیر احمد خاں صاحب	۰۰-۹
۶۶۱	مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ	۰۰-۵
۶۶۲	" قاضی ذکی احمد صاحب ثاقب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۰۰-۵
۶۶۳	" بشیر احمد صاحب سویرہ ماڈل سکول ربوہ	۰۰-۱۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

بندہ آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ تمام احباب جماعت صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری جملہ پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین

(عبد الکریم چک ۳۹ / ۱۲-ایل۔ ضلع منٹگمری)

وصولی چندہ تحریک جدید سال ۱۷/۱۸

۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۱ء تک کی وصولی پر مشتمل گوشوارہ اس درخواست کے ساتھ درج ذیل ہے کہ نئے سال کے وعدوں کے ساتھ سال گذشتہ کے چندہ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ قائم رکھی جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ جات	وصولی	وصولی فیصد
۱	بہاول پور ڈویژن	۵،۱۶۸	۴،۱۹۹	۸۱٪
۲	ضلع جہلم	۴،۳۱۸	۳،۲۲۴	۷۵٪
۳	" جھنگ معہ ربوہ	۵۶،۵۷۰	۴۵،۳۱۹	۸۰٪
۴	" ڈیرہ غازیخاں	۱،۶۸۹	۷۹۰	۴۷٪
۵	" راولپنڈی	۱۴،۷۳۳	۷،۰۳۹	۴۸٪
۶	" سرگودھا	۲۱،۴۹۹	۱۷،۳۷۱	۸۱٪
۷	" سیالکوٹ	۲۲،۸۳۳	۱۲،۰۰۳	۵۲٪
۸	" شیخوپورہ	۱۴،۳۲۱	۷،۹۶۱	۵۶٪
۹	" کیمل پور	۴،۸۱۶	۴،۲۲۷	۸۸٪
۱۰	" گوجرانوالہ	۱۱،۴۳۱	۷،۲۸۵	۶۴٪
۱۱	" گجرات	۹،۸۵۳	۷،۴۷۹	۷۶٪
۱۲	" لاہور	۳۸،۶۵۰	۳۳،۳۸۲	۸۶٪
۱۳	" لائل پور	۲۰،۹۷۴	۱۵،۳۳۵	۷۳٪
۱۴	" منٹگمری	۱۲،۰۹۶	۱۰،۸۲۵	۸۹٪
۱۵	" ملتان	۱۲،۶۰۹	۹،۰۴۹	۷۲٪
۱۶	" مظفرگڑھ	۱،۳۴۳	۸۳۸	۶۲٪
۱۷	" میانوالی	۳۴۸	۴۹۴	زائد
۱۸	آزاد کشمیر	۱،۴۹۲	۱،۰۷۷	۷۲٪
	(گذشتہ ماہ غلطی سے زائد دکھایا گیا)			
۱۹	حیدرآباد ڈویژن	۱۸،۶۰۵	۱۳،۲۳۶	۷۱٪
۲۰	خیرپور "	۱۱،۹۱۶	۱۰،۷۱۴	۹۰٪
۲۱	سابق سرحد	۱۴،۸۳۶	۱۲،۱۱۲	۸۱٪
۲۲	کوئٹہ ڈویژن	۹،۳۹۱	۶،۸۵۷	۷۳٪
۲۳	کراچی	۸۲،۳۷۸	۵۹،۲۰۹	۷۲٪
	جماعت کراچی نے اسکے علاوہ سات ہزار روپے سال گذشتہ کے وصول کئے ہیں			
۲۴	مشرقی پاکستان	۱۶،۱۵۵	۸،۴۸۰	۵۲٪
۲۵	متفرق افراد	۵۶۳	۱،۶۲۸	زائد
	میزان کل وصولی وعدہ جات	۴۰۸،۵۰۰	۳۰۰،۰۸۸	۷۳٪

وعدہ کیساتھ ہی ادائیگی

مکرم فضل الدین صاحب بنگوی لائل پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل احباب نے وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی فرما دی ہے۔

۱	مکرم فضل الدین صاحب بنگوی برائے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دفتر اوّل سال ۲۸	۶۲-۵
۲	" " " سال ۲۸	۶۹-۶
۳	مکرمہ جنت النساء بیگم صاحبہ بنت فضل الدین صاحب بنگوی دفتر اوّل سال ۲۸	۶۹-۶
۴	" نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ " " " " ۱۸	۰۶-۶
۵	" رحمت النساء بیگم صاحبہ بنت " " " ۱۸	۰۶-۶
۶	" بشارت عصمت النساء بیگم صاحبہ بنت جنت النساء بیگم صاحبہ " دوم	۰۶-۵
	کل میزان	۱۸-۳۶

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سہ سالہ ڈگری کورس کے امتحانات کے سلسلہ میں طلبہ کے لئے مزید مراعات

لاہور ۲۴ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے سہ سالہ ڈگری کورس کے امتحانی طریق کار میں چند تبدیلیاں کی ہیں۔ نئے قواعد کے بارہ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس طرح طلباء کو مضامین کے انتخاب اور ضمنی امتحان میں بعض مراعات حاصل ہو جائیں گی۔

بتایا جاتا ہے کہ سابقہ طریق امتحانات کے مقابلہ میں جو رعائتیں اب دی جا رہی ہیں ان سے امیدوار اپنی امتحانی خامیوں کو دور کرنے کے ایک سے زیادہ مواقع پا لیں گے یہ فوائد سال اول کے علاوہ دوسرے اور تیسرے سال کے طالب علموں کے لئے بھی ہوں گے۔

مضامین کے بارہ میں قواعد کی تبدیلی صرف انگریزی پر اثر انداز ہو گی۔ مروجہ نصاب کے مطابق سال اوّل میں انگریزی ادبیات اور عام استعمال کی (فنکشنل) انگریزی کو دو مختلف حیثیتیں دے دی گئی ہیں۔ موخر الذکر کی حیثیت لازمی ہو گی۔ البتہ انگریزی ادبیات کا درجہ اختیاری مضمون کا ہو جائے گا۔ سہ سالہ ڈگری کورس کے سال اوّل میں لازمی مضامین کی مجموعی تعداد انگریزی (فنکشنل) سمیت چار ہو جائے گی۔ اگر کوئی طالبعلم انگریزی ادبیات بھی پڑھنا چاہے تو وہ ایسا کر سکے گا از یں پیشتر لازمی مضامین تین تھے۔ امتحان میں کامیابی کے معیار کی اب یہ صورت ہو گی کہ چاروں مضامین میں سے ہر ایک پرچہ میں چالیس فیصد اور مجموعی طور پر پچاس فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوں گے۔ اس سے پہلے یہ طریق کار تھا کہ انگریزی میں چالیس فیصد اور تیسرے مضمون میں ۳۳ فیصد کے علاوہ مجموعی طور پر ۴۵ فیصد نمبر کامیابی کی ضمانت تھے۔ ستمبر میں ضمنی امتحان دینے کے قواعد کی نئی شکل یہ بیان کی جاتی ہے کہ اگر کوئی امیدوار کسی ایک لازمی مضمون میں چالیس فیصد نمبر حاصل نہیں کر سکے گا تو اسے سپلیمنٹری امتحان ستمبر میں دینے کی اجازت ہو گی۔ اس سے پہلے یہ اجازت اس شرط پر دی جاتی تھی کہ جس پرچہ میں امیدوار ناکام رہا ہو اس میں اس کے نمبر ۲۵ فیصد سے کم نہیں ہونے چاہئیں اب یہ شرط موقوف قرار دے دی گئی ہے۔ اگر کوئی امیدوار کسی ایک پرچہ کے ضمنی امتحان کے باوجود ناکام ہو جائے تو اسے اگلی کلاس میں داخلہ کے حق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ مشروط طور پر تعلیم جاری رکھنے کی اجازت ہو گی اسے یہ موقعہ دیا جائے گا کہ وہ آئندہ اپریل میں سالانہ امتحان دے اور اس کے ساتھ ہی اس مضمون کی کمی پوری کرے جس میں اسے از یں پیشتر ناکامی ہوئی تھی۔ اس مضمون میں کامیابی تک متاثرہ امیدوار کا نتیجہ ملتوی رہے گا۔

دوگنا اگر پرچوں میں چالیس فیصد نمبر حاصل کرنے کے باوجود جو امیدوار مجموعی طور پر پچاس فیصد نمبر لینے میں ناکام ہو جائیں گے سابقہ قواعد کے ماتحت ان سے ناانصافی کا امکان تھا اس امکان کے پیش نظر اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر کسی امیدوار کو متذکرہ صورت حال سے دوچار ہونا پڑے تو وہ بھی ستمبر میں ضمنی امتحان دے کر سارے مضامین میں اپنے نمبروں میں اضافہ کر سکتا ہے۔ تاکہ وہ مجموعی طور پر اتنے نمبر حاصل کر سکے جو اس کامیابی کے لئے ضروری ہیں بیماری کے باعث سالانہ امتحان نہ دے سکنے والے طلباء کے لئے یہ رعایت ہو گی کہ ستمبر میں ضمنی امتحان دے سکیں۔ یہ ان امیدواروں کے لئے ہو گی جو کالجوں کے باقاعدہ طالب علم ہیں طالب کو بھی اس رعایت کا مستحق قرار دیا گیا ہے لیکن جو امیدوار کسی کالج کے باقاعدہ طالب علم نہیں ہوں گے وہ اس رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔

بھارت فرخابند کا منصوبہ ترک نہیں کریگا

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ مغربی بنگال کے وزیر آبپاشی اجے مکرجی نے کل یہاں کہا کہ پاکستان کی مخالفت کے باعث فرخا براج کا منصوبہ ترک کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کئی اخبارات میں شائع ہونے والی دہلی سے آمدہ اس خبر کی تردید کی کہ بھارت نے پاکستان سے وزارتی سطح پر بات چیت تک اس منصوبے کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر اجے مکرجی فرخا بورڈ کے رکن بھی ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ آج صبح اخبار میں یہ خبر پڑھنے کے بعد کہ کل لوک سبھا کو فرخابند کے منصوبے کے التوا کے بارے میں بتایا گیا میں پریشان ہوا۔ اس کے فوراً بعد میں نے بھارتی مرکزی حکام سے ٹیلی فون پر رابطہ پیدا کیا انہوں نے اخباری اطلاعات کی پرزور تردید کی۔

برطانیہ کی اقتصادی اور فنی امداد

لنڈن۔ دولت مشترکہ اور سمندر پار کے دوسرے ملکوں کے ترقیاتی منصوبے کے لئے ۶۱-۱۹۶۰ء کے دوران برطانیہ نے پندرہ کروڑ پچیس لاکھ پونڈ کی اقتصادی اور فنی امداد مہیا کی۔ یہ اعداد و شمار پہلی بار ایک سرکاری کتابچے میں شائع کئے گئے ہیں

کوئٹہ و قلات ڈویژنوں کی اقتصادی حالت دوسرے علاقوں کی سطح پر لائی جائے

ترقیاتی سکیموں کو پورے علاقوں میں پھیلا دیا جائے۔ صدر ایوب کا سرکاری محکموں کے سربراہوں سے خطاب

کوئٹہ ۲۴ نومبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل یہاں کوئٹہ و قلات ڈویژنوں کے حکام سے کہا کہ وہ اس علاقے کی اقتصادی حالت کو ملک کے دوسرے ترقی یافتہ علاقوں کی حالت کے برابر لانے کی بھرپور کوشش کریں صدر نے صبح دونوں ڈویژنوں کے محکموں کے علاقائی و ڈویژنل سربراہوں سے خطاب کرتے ہوئے ملک کے قومی شعبوں میں منظم اور تیز رفتار سرگرمیوں کی ضرورت پر زور دیا۔

آپ نے کہا قوم کی رہنمائی کرنے کی ذمہ داری سرکاری حکام پر عائد ہوتی ہے، صدر ایوب نے محکموں کے سربراہوں سے کہا کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ اس علاقے کی ترقی کے لئے جو رقوم دی گئی ہیں انہیں مناسب طور پر استعمال کیا جاتا ہے، صدر نے مزید کہا کہ ترقی کی رفتار اور آئندہ ترقیاتی سکیمیں اس طرح تیار کی جانی چاہئیں کہ یہ سکیمیں ایک ہی مقام کی بجائے پورے علاقے میں پھیل جائیں۔ آپ نے کہا کہ اگر کوئی دشواری پیش آئے تو اسے ڈویژنل کنٹرول کے علم میں لایا جائے

اون کی کوالٹی بہتر بنانے پر زور دیتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ اس علاقے کی سطح سمندر سے بلندی اور آب و ہوا بہتر کوالٹی کی اون پیدا کرنے کے لئے بہت ہی مناسب ہے۔ صدر نے محکمہ افزائش نسل حیوانات اور محکمہ جنگلات سے کہا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مل کر کوشش کریں آپ نے کہا جب کہ محکمہ جنگلات اس علاقے میں جنگلات کو ترقی دے کر ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ محکمہ افزائش نسل حیوانات بھیڑوں کی پرورش کے بہتر طریقے رائج کر سکتا ہے صدر نے بتایا کہ اس وقت ملک میں تین کروڑ اسی لاکھ پونڈ اون پیدا ہوتی ہے لیکن اس کی کوالٹی اچھی نہیں ہوتی ہے اس میں سے صرف اسی لاکھ پونڈ اون ملک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بننے کے مقصد کے لئے اعلیٰ کوالٹی کا اون باہر سے درآمد کیا جاتا ہے۔

صدر ایوب نے کہا یہ ضروری ہے کہ آبادی کی اکثریت کا سڑکوں کے ذریعہ قریبی قصبات سے ربط پیدا کیا جائے آپ نے کہا کہ اس علاقے میں بڑی سڑکوں کی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں بھاری ٹریفک نہیں ہے۔

صحت و تعلیم کی سہولتوں کا جائزہ لیتے ہوئے

صدر ایوب نے کہا کہ اس علاقے کے زیادہ سے زیادہ باشندوں کو ان محکموں میں بھرتی کیا جائے تاکہ عملے کی قلت دور ہو سکے۔

سرکاری محکموں کے علاقائی اور ڈویژنل سربراہوں نے صدر کو بتایا کہ کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں میں رواں مالی سال کے دوران ترقیاتی سکیموں پر سات کروڑ چوبیس لاکھ سات ہزار نو سو سینتیس روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

شام میں اخبارات اور تجارت پر پابندیاں ختم کر دی گئیں

دمشق ۲۴ نومبر۔ اس وقت جبکہ شامی لیڈر مصر سے علیحدگی کے بعد شام کے سیاسی ڈھانچے کو نئی شکل دے رہے ہیں۔ شام کے مزدور اور کسان اب بھی صدر جمال ناصر کو اپنا ہیرو اور نجات دہندہ خیال کرتے ہیں۔ شام میں اصلاحات اراضی اور صنعتوں کو قومیانے سے کسانوں اور مزدوروں کی اکثریت کو فائدہ پہنچا تھا، شام کے نئے لیڈر اس حقیقت سے آگاہ ہیں اور وہ عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں

نئی شامی حکومت نے کہا ہے کہ وہ اصلاحات اراضی کے پروگرام کو تبدیل نہیں کرے گی۔ صرف معاوضہ سے متعلق بعض بے انصافیوں کی تحقیقات کی جائے گی۔ حکومت نے مزدوروں کی بہبود کے کچھ اقدامات کا اعلان بھی کیا ہے، صنعتکاروں پر یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ مزدوروں کو متعدد سہولتیں دیں جن میں با تنخواہ رخصتیں اور مفت طبی امداد بھی شامل ہے۔

پاکستان کی فوجوں اور شہریوں کا سب سے بڑا فرض ملک کی آزادی کو برقرار رکھنا ہے

حصول مقصد کیلئے فکر و نظر کا اتحاد از حد ضروری ہے۔ کوئٹہ کے سٹاف کالج میں صدر ایوب کا اعلان

کوئٹہ ۲۵ نومبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل شام سٹاف کالج میں کورس گیریزن کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی فوجوں اور شہریوں کا سب سے بڑا فرض ملک کی آزادی کو برقرار رکھنا ہے آپ نے کہا اس فرض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ٹھوس بنیادوں پر قومی تعمیر زمانے کی ترقیوں کی رفتار کا ساتھ دینا اور ترقی یافتہ ملکوں کی ٹیکنیکل ترقی کے ہمرکاب رہنا ضروری ہے۔ صدر نے کہا فکر و نظر کا اتحاد ہونا چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر ملک کی اس کی منزل مقصود تک رہنمائی نہیں ہوگا۔

صدر نے کہا پاکستان طاقتور ہمسایوں میں گھرا ہوا ہے اور ان میں سے کچھ پاکستان کے لئے دوستانہ جذبات نہیں رکھتے۔ دوسری بات جو اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے یہ ہے کہ پاکستان دو حصوں میں منقسم ہے اس صورت حال کے باعث پاکستان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے قابل اعتماد دوستوں کی تلاش میں رہے جو اس کی داخلی اور خارجی سلامتی میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

قومی اتحاد کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ قومی اتحاد کے حصول کا طریقہ ہمیشہ سست رفتار ہوتا ہے عوامی نفسیات کو ایک قلیل عرصہ میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا دنیا کے دوسرے ملکوں کے برعکس، جن کے پاس قومیت کی ٹھوس علاقائی اساس ہے۔ پاکستان ایک مخلوط النسل ملک ہے اور مذہب لوگوں کو متحد کرنے والی واحد بنیادی قوت ہے۔

صدر نے کہا پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور عوام کی روزمرہ کی زندگی میں مذہبی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی قومی اتحاد کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

صدر نے کہا "جاگیردارانہ دور کے خیالات و نظریات کو جدید دور کے ہم آہنگ بنانا ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مقامی مسائل بھی اپنی اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ اپنے زاویہ نگاہ کو وسعت دے کر قومی مسائل کی جانب دھیان کرنا شروع کریں۔"

پاکستان ویسٹرن ریلوے ✽ راولپنڈی ڈویژن

موسم گرما کا اوقات نامہ جو یکم اپریل ۶۲ء سے نافذ العمل ہوگا

موسم گرما کا اوقات نامہ جو یکم اپریل ۱۹۶۲ء سے نافذ العمل ہوگا ترتیب دیا جا رہا ہے۔ گاڑیوں کے اوقات میں ردوبدل اور نئی گاڑیاں چلانے کے متعلق عوام کی تجاویز مطلوب ہیں۔ تجاویز ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے پتہ پر بھیجی جائیں جو انہیں یکم دسمبر ۱۹۶۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز راولپنڈی ڈویژن (لالہ موسیٰ کے شمال کے اسٹیشن اور منڈیوالی اور کندیاں) میں چلنے والی گاڑیوں تک محدود ہوں۔

(گلزار احمد)

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر راولپنڈی)

نوٹس حاضری

منجانب ثالثی کونسل ٹاؤن کمیٹی ربوہ

مسماۃ زینب بی بی صاحبہ نے اپنے خاوند مسمی عبد اللطیف صاحب بٹ سکنہ پیرکا لونی لائلپور کے خلاف ثالثی کونسل ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں خرچہ وغیرہ کی درخواست دی ہے ڈاک کے ذریعے مسمی عبد اللطیف صاحب بٹ کو اطلاع یابی میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا عبد اللطیف صاحب بٹ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ سائلہ زینب بی بی کی درخواست کی جواب دہی کے لئے مورخہ ۱۲/۱۲/۶۱ کو ثالثی کونسل ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے سامنے ۹ بجے صبح پیش ہوں ورنہ ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں [illegible]

صدر ثالثی کونسل ٹاؤن کمیٹی ربوہ

درخواست دعا

مکرم برادرم ڈاکٹر صدیق احمد صاحب ساکن دیپالپور بوجہ ذیابیطس بہت بیمار رہیں اور کمزور بہت ہو چکے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ کریم انکو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد الرحمٰن

دفتر بیت المال ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت ہمیشہ چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں!